فون ۴۷۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸	۴ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ ۲۶ احسان ۱۳۵۳ہش ۲۶ جون ۱۹۷۴ء	نمبر ۱۴۵

سرکاری ترجمان کے بیان پر بے لاگ تبصرہ

(نمائندہ خصوصی الفضل)

پچھلے دنوں پنجاب کے مختلف علاقوں میں احمدیوں کے خلاف جو خونریز فسادات ہوئے ان کے بارہ میں ۲۲ جون ۱۹۷۴ء کو مرکزی حکومت کے ایک ترجمان نے ایک تفصیلی بیان جاری کیا جو ۲۳ جون کے اخبارات میں شائع ہوا۔ اس بیان کا مقصد فسادات سے متعلق انٹرنیشنل پریس میں شائع ہونے والی تفصیلات کو مبالغہ آمیز قرار دے کر اُس تاثر کو دُور کرنا ہے جو اِن فسادات کی وجہ سے مختلف ملکوں اور قوموں میں اہلِ پاکستان کے نقطۂ نظر اور طرزِ عمل کے متعلق قائم ہو سکتا ہے اور جو پاکستان کی نیک نامی کو بٹہ لگانے کا موجب بن سکتا ہے۔

ہمیں سرکاری ترجمان کے بیان پر تبصرہ کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی لیکن خود لاہور سے شائع ہونے والے قومی اخبارات نے ان فسادات کے بارہ میں جو تفصیلی خبریں شائع کیں اور پھر ان سے جو نتائج اخذ کئے اور اب فسادات کی شدت کم ہونے کے بعد حالات نے جو نیا رُخ اختیار کیا ہے اور اس کے بارہ میں لاہور کے اخبارات جس طمطراق سے خبریں شائع کر رہے ہیں اور جس انداز میں ان کی طرف سے تبصرے شائع ہو رہے ہیں اس نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم اس ضمن میں بعض باتیں اپنی حکومت اور اس کے ترجمان کے نوٹس میں لائیں۔

(۱) پہلی بات اسی ضمن میں ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کی کسی پریس کانفرنس پر بھی تبصرہ کیا ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ترجمان مذکور نے اس امر کا تو سرے سے ذکر ہی نہیں کیا کہ چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں کہا کیا تھا اور پھر اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے اسے مبالغہ آمیز قرار دے ڈالا۔ ایسی صورت میں ہر عقلمند آدمی یہ تاثر نہ لے تو اور کیا کرے کہ ترجمان کا یہ تبصرہ محض ہوائی تبصرہ ہے۔ چاہیئے یہ تھا کہ ترجمان اخبارات میں شائع ہونے والے خلاصہ پر ہی اکتفا نہ کرتا بلکہ خود اپنے ذرائع سے پہلے یہ معلوم کرتا کہ چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں کیا کہا تھا اور پھر اُسی پر تبصرہ کرتا تاکہ پڑھنے والا اپنی جگہ یہ فیصلہ کر سکتا کہ ترجمان کے بیان میں کتنا وزن ہے اور یہ کس حد تک معقولیت کا آئینہ دار ہے۔

چوہدری صاحب کے بیان کا جو خلاصہ پاکستان کے اخبارات میں شائع ہوا ہے اُسکے پیشِ نظر یہ مبہم تبصرہ کہ ان کا بیان مبالغہ آمیز ہے سراسر بے وزن ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ مثال کے طور پر جب ہم یہاں کے قومی اخبارات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو کوئی اخبار بھی ایسا نظر نہیں آتا جس نے چوہدری صاحب کے حوالہ سے فسادات میں ہلاک کئے جانے والے احمدیوں کی تعداد بیس۲۰ سے زیادہ بتائی ہو۔ ان اخبارات کے مطابق چوہدری صاحب نے پریس کانفرنس میں یہی بتایا کہ فسادات میں زیادہ سے زیادہ بیس۲۰ احمدی شہید ہوئے ہیں۔ اس کے بالمقابل سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں تسلیم کیا ہے کہ ان فسادات میں ۲۷ احمدی ہلاک ہوئے اور اس کے باوجود الزام یہ لگایا ہے کہ چوہدری صاحب نے بہت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے اب کون عقلمند انسان یہ باور کرے گا کہ فسادات میں ہلاک تو ۲۷ احمدی ہوئے لیکن چوہدری صاحب نے مبالغہ آمیزی سے کام لیتے ہوئے شہید ہونے والے احمدیوں کی تعداد (خود پاکستانی اخبارات کے بموجب) بڑھا چڑھا کر بیس۲۰ بیان کی۔ مبالغہ آمیزی کے اس الزام پر وہی مثل صادق آتی ہے ؎

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے

(۲) سرکاری ترجمان نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیان پر بھی ایسا ہی تبصرہ کیا ہے۔ جب ہم اِس تعلق میں لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ان میں حضرت امام جماعتِ احمدیہ کے بیان کو سوچی سمجھی سکیم کے تحت مسلسل اور بتدریج بدل بدل کر شائع کرنے اور اسے بگاڑنے کی انتہائی مذموم کوشش کا رفرما نظر آتی ہے۔ ۱۰ جون کے اخبارات میں آپ کی طرف ایک بیان منسوب کیا گیا لیکن مختلف اخباروں نے اپنے ۱۰ جون کے مختلف ایڈیشنوں میں اسے بدل بدل کر شائع کیا اِس طرح ہر ایڈیشن میں اسے بدل کر کچھ سے کچھ بنا دیا۔ اور پھر جب ۱۱ جون کی اشاعتوں میں اس بیان پر تبصرہ کیا تو اس کی ہیئت اور بھی زیادہ بدل دی۔ مثال کے طور پر ہم ایک ہی اخبار کے ۲ دو مختلف ایڈیشنوں میں درج شدہ بیان یہاں نقل کرتے ہیں تاکہ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق واضح ہو سکے۔

(۱) روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے ڈاک ایڈیشن میں اس بیان کی خبر درج کرتے ہوئے لکھا:۔

"واشنگٹن ۹ جون۔ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے حکومتِ پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف تشدد کے رُجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ قادیانیوں کی املاک کو آگ لگائی گئی انہیں لوٹا گیا اور پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۰ جون ۱۹۷۴ء ڈاک ایڈیشن)

جب اسے نوائے وقت نے اپنے لوکل ایڈیشن میں درج کیا تو اسے بدل کر اِس طرح شروع کیا کہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا

"قادیانیوں کے خلاف فسادات بھٹو کی پارٹی نے کرائے ہیں تاکہ انتہا پسندوں کی حمایت کر کے وہ اپنی بگڑتی ہوئی ساکھ کو بحال کر سکے۔"

(نوائے وقت ۱۰ جون ۱۹۷۴ء لوکل ایڈیشن)

دونوں خبروں سے صاف عیاں ہے کہ ڈاک ایڈیشن اور لوکل ایڈیشن ہر دو میں بیان کو جان بُوجھ کر بدلا گیا ہے۔ اب یہ امر ہر قاری کی سمجھ سے بالا ہے کہ ان بیانات میں سے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا بیان کونسا ہے۔ اخبارات کی طرف سے جان بُوجھ کر پیدا کی ہوئی اِس گنجلک کو دُور کئے بغیر سرکاری ترجمان نے آپ کے بیان کو بھی مبالغہ آمیز قرار دے ڈالا اور اِس طرح ایک نئی اُلجھن پیدا کر دی کہ اس نے ۱۰ جون اور ۱۱ جون کے اخبارات میں آپ کی طرف منسوب کر کے شائع کئے جانے والے مختلف بیانات میں سے کونسے بیان پر تبصرہ کیا ہے یہاں یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مشرقِ وسطیٰ میں پاکستان کے ایک دوست ملک کے اخبار نے حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا قریباً صحیح بیان شائع کیا ہے جبکہ خود پاکستان کے اخبارات نے اسے شائع کرنے میں جان بُوجھ کر عجیب عجیب گل کھلائے ہیں۔

(۳) پھر سرکاری ترجمان کے بیان کا یہ حصّہ بھی جس میں اُس نے یہ دعوٰی کیا ہے کہ صوبائی پولیس نے مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے کئی لحاظ سے محلِ نظر ہے۔ ترجمان کو گلہ انٹرنیشنل پریس سے ہے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

نفلی روزہ:۔ ربوہ ۲۶ احسان۔ جیسا کہ پہلے اطلاع شائع ہو چکی ہے ربوہ میں نفلی روزہ کے لئے ۲۷ جون (بروز جمعرات) کی تاریخ مقرر کی گئی ہے لہذا اہلِ ربوہ سے التماس ہے کہ کل ۲۷ جون بروز جمعرات روزہ رکھیں اور غلبۂ اسلام کی مہم کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔

پبلشر: مسعود احمد * پرنٹر: سید عبدالحی * مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ * مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اُس نے بڑھا چڑھا کر واقعات کو پیش کیا ہے لیکن لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات آج بھی سرکاری ترجمان کے دعوے کی تردید کر رہے ہیں۔ جس دن ترجمان دُنیا کو یہ بتا رہا تھا کہ فسادات پر مکمل طور پر قابو پالیا گیا ہے اور امن و امان بحال ہو گیا ہے عین اُسی روز لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات یہ اطلاعات بڑے اہتمام اور طمطراق سے شائع کر رہے تھے کہ فلاں فلاں ضلع، فلاں فلاں شہر اور فلاں فلاں قصبے میں احمدیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اور وہ ضروریاتِ زندگی حاصل کرنے تک سے محروم ہو کر رہ گئے ہیں۔ چنانچہ جس روز اخبارات میں ترجمان کا بیان شائع ہوا اُسی روز کے اخبارات احمدیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ کی خبروں سے بھرے پڑے تھے۔ ان میں سے چند خبریں درج ذیل ہیں:-

(ا) "ساہیوال ۲۲ جون (نمائندہ خصوصی) ضلع ساہیوال میں مرزائیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ آج بھی جاری رہا۔ مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے کارکن اشتہارات اور باہمی میل جول سے اس مقاطع کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنائے ہوئے ہیں۔ آج سارا دن مرزائی افراد ضروریاتِ زندگی کی کوئی چیز بھی بازار سے نہ خرید سکے۔ علاوہ ازیں پورے ضلع میں جلسوں کی زبردست مہم جاری ہے۔"

(نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۴ء ص ۸)

(ب) "ساہیوال ۲۲ جون (نمائندہ خصوصی) انجمن تاجران کے صدر حاجی محمد ابراہیم چاولہ، شیخ محمد اصغر، اور شیخ سعید احمد نے اعلان کیا ہے کہ ساہیوال کے تاجروں اور دکانداروں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کسی بھی مرزائی کے ساتھ لین دین نہیں کریں گے ان کی اپیل پر ساہیوال کے ۹ مرزائی وکلاء کا بھی مکمل بائیکاٹ کر دیا گیا ہے اسی طرح شہر میں مرزائی ڈاکٹروں اور دکانداروں کا بھی بائیکاٹ ہے۔"

(نوائے وقت ۲۳ جون ۱۹۷۴ء ص ۸)

(ج) "پتوکی ۲۲ جون۔ آج یہاں ایک اجتماع میں قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ انجمن امور مذہبیہ کی اپیل پر آج ہڑتال بھی رہی۔ اجتماع میں انجمن آڑھتیاں، غلہ و سبزی منڈی، پان سگرٹ فروش یونین، کریانہ مرچنٹ ایسوسی ایشن، کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ایشن اور آئرن مرچنٹ ایسوسی ایشن نے شرکت کی۔"

(روزنامہ امروز ۲۳ جون ۱۹۷۴ء ص ۸)

(د) "لائلپور ۲۲ جون (نمائندہ خصوصی) مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کے سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کی اپیل کا ردِ عمل یہ ہوا ہے کہ تاجروں، ڈاکٹروں، عام شہریوں، معماروں، مزدوروں، اور خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ شہر کی ۹۸ فیصد دکانوں پر "قادیانیوں کے داخلہ کی ممانعت" کے کتبے آویزاں کر دئے گئے ہیں۔ صارفین کو جب پتہ چلتا ہے کہ مرزائی نے انہیں سودا دیا ہے تو وہ اشیاء صرف لینے سے صاف انکار کر دیتے ہیں۔ گزشتہ روز گول کپڑا بازار کے ایک تاجر نے ایک قادیانی کے ہاتھ کپڑے کی چار گانٹھیں فروخت کیں۔ لائلپور ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن نے عہد کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں اس کا مواخذہ کیا تو تاجر نے نہ صرف قادیانی سے کپڑا واپس لیا بلکہ ایسوسی ایشن سے معافی بھی چاہی۔ اسے عہد شکنی کی پاداش میں جرمانہ بھی کیا گیا۔

پچھلے روز کارخانہ بازار کے ایک قادیانی دکاندار سے ایک دیہاتی نے چاول کی ایک بوری خریدی جب دیہاتی کو معلوم ہوا کہ دکاندار مرزائی ہے تو اس نے یہ چاول واپس کر دئے۔

ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں نے اپنے سروں کی ٹوپیوں پر کتبے لگا رکھے ہیں جن پر تحریر کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو سودا فروخت نہیں کیا جائے گا۔

گزشتہ روز ممتاز آپٹیکل کی مرمت کے لئے جسے مشتعل ہجوم نے آگ لگا دی تھی ایک معمار اور مزدوروں کی خدمات حاصل کی گئیں جب ان مزدوروں کو پتہ چلا کہ دکان کا مالک قادیانی ہے تو وہ واپس چلے گئے۔

منذکرہ سماجی بائیکاٹ کا ایک دلچسپ واقعہ چک جھمرہ میں رونما ہوا۔ ٹاؤن کمیٹی چک جھمرہ کا ایک اعلیٰ افسر پچھلے دنوں چک جھمرہ کمیٹی میں کسی کام کے لئے گیا تو اس نے چائے پینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ یکے بعد دیگرے چھ چائے فروشوں نے مرزائی ایڈمنسٹریٹر کو چائے مہیا کرنے سے انکار کر دیا۔ تاجروں اور متعدد سماجی تنظیموں نے "قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو" کے ہزاروں کتبے طبع کرا کر بازاروں، محلوں اور آبادیوں میں تقسیم کئے ہیں۔ ہر کاروباری مرکز پر "مرزائیوں کے داخلہ کی ممانعت ہے" اور "مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو" کے کتبے آویزاں کئے گئے ہیں۔

نیشنل بنک کی ایک مقامی شاخ میں قادیانی ملازمین کے لئے کینٹین والوں نے علیحدہ برتن متعین کر دئے ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" ۲۳ جون ۱۹۷۴ء ص ۲)

صورتِ حال کے مکمل طور پر قابو میں ہونے اور امن پورے طور پر بحال ہونیکے باوجود مختلف اضلاع، شہروں اور قصبات میں احمدیوں کے مکمل سوشل بائیکاٹ اور انہیں روز مرہ کی ضروریات تک سے محروم کرنے کی یہ چند مثالیں مشتے از خروارے کے طور پر یہاں درج کی گئی ہیں کیونکہ اخبارات میں بکثرت شائع ہونے والی ایسی تمام خبروں کو یہاں درج کرنا ممکن نہیں ہے۔ اب اِس انتہائی تکلیف دِہ اور کسی بھی مہذب قوم کے نزدیک غایت درجہ ناگوار صورتِ حال کے باوجود سرکاری ترجمان کا یہ کہنا کہ صورتِ حال پر مکمل طور پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب ہر طرح امن و سکون کا دَور دَورہ ہے کس حد تک قابلِ قبول ہو سکتا ہے۔ آخر لاہور سے شائع ہونے والے یہ قومی اخبارات غیر ملکی سفارت خانوں کے ذریعہ دُنیا کے مختلف ممالک میں بھی جاتے ہیں۔ جب ان ملکوں کے عوام کو یہ پتہ لگے گا کہ حالات کے مکمل طور پر قابو میں ہونے اور امن بحال ہونے کے دعویٰ کے ساتھ ہی اتنے مکمل سوشل بائیکاٹ کی خبریں بڑے طمطراق سے فخریہ انداز میں شائع کی گئی ہیں تو کیا وہ یہ سوچنے پر مجبور نہیں ہوں گے کہ کیا صورتِ حال کو اسی طرح مکمل طور پر قابو میں لایا اور امن و امان کو اسی طرح بحال کیا جاتا ہے کہ ایک طبقہ کو اس کے دستوری اور شہری حقوق سے کُلّی طور پر محروم کر کے اُن کے اِن حقوق کو جن کے بغیر زندگی بسر کرنا ہی دوبھر بلکہ ناممکن ہے پاؤں تلے روند ڈالا جائے بیرونی ملکوں میں تو وہی تاثر لیا جائے گا جو تاثر اپنے کالموں میں یہاں کے اخبار دیں گے۔ اب سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں جس تاثر کی تردید کی ہے لاہور کے اخبارات عملی ثبوت بہم پہنچا پہنچا کر اُسی تاثر کو پختہ سے پختہ تر کر رہے ہیں۔

(۴) سرکاری ترجمان کا تردیدی بیان شائع ہونے کے بعد اگلے ہی روز یعنی ۲۴ جون کو خاص طور پر ٹرسٹ کے اخبارات نے جو حکومت کے کنٹرول میں ہیں ہر جگہ اور ہر مقام پر احمدیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کرنے کی ہدایات پر مشتمل خبریں خاص اہتمام سے شائع کی ہیں تاکہ اگر اب تک کہیں سوشل بائیکاٹ نہیں کیا گیا تو وہاں بھی احمدیوں کے لئے زندگی اجیرن بنا دی جائے۔ چنانچہ اِسی ضمن میں ایک خبر کا متن درج ذیل ہے:-

"لاہور ۲۳ جون۔ مرکزی مجلسِ عمل مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے جنرل سیکرٹری علامہ سید محمود احمد رضوی نے ملک بھر کی مجالسِ عمل کو ہدایت کی ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، کلیدی آسامیوں سے انہیں علیحدہ کرنے ... کی تحریک، مطالبات تسلیم ہونے تک جاری رکھی جائے۔ دینی، سیاسی اور سماجی انجمنوں کے نمائندوں پر مشتمل ہر جگہ اور ہر مقام پر روزانہ میٹنگوں اور جلسوں کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ ... اخبارات و رسائل کو مجالس کی کارروائیوں سے باقاعدہ طور پر باخبر رکھا جائے اور بذریعہ فون اور بذریعہ ڈاک اپنی کارگزاری مرتب کر کے اخبارات کو برائے اشاعت ضرور ارسال کی جائے۔ علامہ صاحب نے کہا کہ مرزائیوں کے سوشل بائیکاٹ پر سختی سے عمل کیا جائے۔ کوئی مسلمان مرزائیوں سے لین دین نہ کرے۔ مرزائیوں سے لین دین کے خاتمہ کے لئے مفید و موثر اقدامات کئے جائیں۔"

(روزنامہ "امروز" ۲۴ جون ۱۹۷۴ء صفحہ اوّل)

اِس قسم کے اعلانات اور ان کی ٹرسٹ کے اخبارات میں خاص اہتمام سے مسلسل اشاعت کا نتیجہ یہ ہے کہ احمدیوں کے سوشل بائیکاٹ کا سلسلہ وسیع سے وسیع تر اور سخت سے سخت تر ہوتا جا رہا ہے۔ لوگوں کو اخبارات کی وساطت سے مسلسل تلقین کی جا رہی ہے کہ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کرو، ان کے لئے ضروریاتِ زندگی کے حصول کے راستے مسدود کر دو۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور اِس میں روز بروز شدّت آتی جا رہی ہے اور حکومت ہے کہ خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔ البتہ اس کا ترجمان یہ بیان دے کر کہ حالات مکمل طور پر قابو میں لائے جا چکے ہیں اور امن و امان پورے طور پر بحال ہو چکا ہے دُنیا کو یہ تاثر دے رہا ہے کہ سب ٹھیک ٹھاک ہے اور فکر کی کوئی بات نہیں۔

(۵) پھر ترجمان کے بیان کے اگلے ہی روز ٹرسٹ کے قریباً سارے ہی اخباروں نے ایک ہی انداز اور ایک ہی مفہوم کے اداریے شائع کئے ہیں اور انہوں نے لکھا ہے کہ بیرونِ پاکستان مظلوم انسانیت کے حق میں جو آواز اُٹھائی جا رہی ہے یہ بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانی احمدیوں کی شرارت ہے۔ طرفہ بات یہ ہے کہ سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں ایسی کوئی بات نہیں کی۔ احمدیوں کے خلاف ہونے والے فسادات کا بیرونی ممالک میں جو عمومی ردِ عمل ہوا ہے اُس نے صرف اس کا تذکرہ کیا ہے لیکن ٹرسٹ کے (باقی ص ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ کے ملک غانا کے سویڈرو کے مقام پر

مجلس نصرت جہاں کی طرف سے تعمیر کردہ عظیم الشان ہسپتال کا افتتاح

(مرسلہ سیکرٹری صاحب مجلس نصرت جہاں ربوہ)

(۲)

خطبہ استقبالیہ بجانب الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم امیر و مشنری انچارج۔

جناب صدر! معزز کمشنر اسیران عزت مآب، معزز مہمانان، خواتین و حضرات

میرے لئے یہ امر نہایت خوشی کا موجب ہے کہ میں آج کی اس یادگار تقریب پر آپ سب کو خوش آمدید کہوں۔

جناب صدر! جماعت احمدیہ کا آغاز ۱۸۸۹ء میں قادیان (پنجاب انڈیا) میں ہوا۔ اور اس طرح اسے قائم ہوئے ۸۵ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں جماعت کو دبانے کی تمام کوششوں کے باوجود خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دنیا کے تمام خطوں میں پھیل چکی ہے

جماعت احمدیہ کی غانا شاخ کو قائم ہوئے نصف صدی سے چند سال اوپر ہونے ہیں۔ یہاں اس کا قیام مارچ ۱۹۲۱ء میں ہوا تھا ۱۹۶۰ء کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ بالغ احمدیوں کی تعداد پونے دو لاکھ سے زیادہ تھی۔ یہ چودہ سال پرانی بات ہے اس وقت سے لے کر اب تک جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے پرامن ذرائع کو استقلال کے ساتھ بروئے کار لاتے ہوئے لوگوں کو اسلام کی تعلیمات کی طرف دعوت جاری رکھی لیکن ہم نے اپنی مساعی لوگوں کو دائرہ اسلام میں شامل کرنے تک محدود نہیں رکھیں ہمارے نزدیک لوگوں کو موجودہ تعلیم کی سہولتیں بھی میسر آنی چاہئیں ان کی طبی ضروریات بھی ضرور پوری ہونی چاہئیں۔

جماعت احمدیہ شدید مخالفت اور اپنے نہایت محدود وسائل کے باوجود اس وقت درجنوں سکول چلا رہی ہے۔ جن میں سے سات سیکنڈری سکول ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی۔ اشانٹی ریجن

(۲) نصرت جہاں گرلز اکیڈیمی وا ۔ بالائی ریجن

(۳) ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سلاگا۔ شمالی ریجن

(۴) آوان سیمن احمدیہ سیکنڈری سکول فوینیا۔ اشانٹی ریجن

(۵) ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول اسکورے اشانٹی ریجن

(۶) اگونا احمدیہ سیکنڈری سکول اسارکر وسطی ریجن اور

(۷) ٹی۔ آئی احمدیہ سیکنڈری سکول گوماپوسٹن۔ وسطی ریجن

جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا ناصر احمد، خلیفۃ المسیح الثالث کے ۱۹۷۰ء کے تاریخی دورہ کے بعد سے جماعت نے صحت کے منصوبوں کی طرف خاص توجہ دی ہے اور مندرجہ ذیل مقامات پر چار ہسپتال جاری کئے جانے میں کامیاب ہو چکی ہے۔

(۱) کوکوفو ۔ اشانٹی ریجن

(۲) اسکورے ۔ " "

(۳) ٹیچیمان ۔ برونگ اہافو ریجن اور

(۴) اگوناسویڈرو ۔ وسطی ریجن

جناب صدر! یہ اعداد و شمار بتانے سے ہمارا مقصد اپنے منہ میاں مٹھو بننا نہیں۔ جیسا کہ عام قاعدہ ہے بلکہ یہ محض اس بات کا اظہار ہے کہ اپنے بنیادی مقصد یعنی تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ ہم اپنی پوری استعداد کے مطابق اپنی سماجی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنے میں پوری طرح کوشاں ہیں۔

احمدیہ ہسپتال اگوناسویڈرو ۱۹۷۱ء میں کرایہ کی عمارت میں شروع کیا گیا تھا۔ اس قسم کے مراکز کو کھولنے میں ڈالنے والے کام کی راہ میں پیش آنے والی تمام روکاوٹوں اور مشکلات کے باوجود

(i) ۱۵۰۰۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

(ii) ۱۵۰۰ کا مفت علاج ہوا۔ اور

(iii) ۱۶۰۰ کی تعداد میں بڑے آپریشن نہایت کامیابی سے کئے گئے نیز ٹوگو جیسے دور دراز کے علاقہ سے بھی اس ہسپتال میں مریض آتے رہے۔ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی احسان مند ہے کہ نے محض اپنے فضل سے جماعت کو اس قابل کیا کہ ہسپتال کے لئے مستقل عمارت مہیا کر سکے۔

اس عمارت میں

(i) ۲۵ بستروں کا ایک وارڈ

(ii) آؤٹ ڈور وارڈ

(iii) آپریشن تھیٹر بلاک

(iv) باورچی خانہ اور ملازمین کے لئے ایک علیحدہ بلاک اور

(v) میڈیکل آفیسر کی رہائش کے لئے ایک بلاک ہے۔

جناب صدر! ہم پرامید ہیں کہ خدا تعالیٰ کی نصرت سے جلد ہی زنانہ وارڈ اور نرسوں کے لئے کوارٹر بھی عنقریب تیار کر لئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

اس ہسپتال کی تعمیر کے سلسلہ میں غانا کے سربراہ مملکت جناب کرنل آچمپونگ اور ان کی وزارت کی طرف سے ہر ممکن اخلاقی امداد کئے جانے پر جماعت احمدیہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اسی طرح میں کمانڈر ۔ جے کے آمیڈو مے ریجنل کمشنر کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے چھ ماہ میں دو مرتبہ ہمارے لئے وقت نکالا اور ہماری دعوت قبول فرماتے ہوئے افتتاحی تقریب سرانجام دی۔

آخر میں ہم معزز سفراء اور ڈپٹی کمشنر کے بھی شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس تقریب میں شمولیت فرمائی۔

جناب صدر! معزز کمشنر، سفیران عزت مآب، اکابرین عظام خواتین و حضرات! میں اپنی طرف سے اور احمدیہ مسلم مشن غانا کی طرف سے اس موقع پر آپ سب کی خدمت میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ شکریہ۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

غانا میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا خاکہ

جماعتوں کی تعداد	۳۴۷	غانا کے لوکل مشنری	۴۶
تعداد مساجد	۱۷۶	غانا کے طلبہ ربوہ میں زیر تعلیم	۳
مشن ہاؤسز	۱۷	غانا میں زیر تعلیم مبلغین	۱۰
مشنری ٹریننگ کالج	۱	ہیلتھ سنٹرز	۴
عربی سکول	۱	سیکنڈری سکول	۶

ایک ماہوار رسالہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم کی عظمت شان اور ہمارا فرض

مکرم محمد حمید الحق صاحب۔ گنج مغلپورہ۔ لاہور

قرآن کریم نے اللہ تعالیٰ کے ذاتی نام "اللہ" سے ہمیں متعارف کرایا جو اس سے پہلے کوئی کتاب پیش نہ کر سکی۔ توحید کے متعلق اسی نے بے مثال تعلیم دی۔ وحدانیت کا سبق سکھایا۔ قرآن شریف میں ہر قسم کے اعجاز اعلیٰ و اکمل و اتم طور پر پائے جاتے ہیں۔ انہیں کو قرآن شریف اپنی بے مثل و مانند ہونے کے لیے بار بار پیش کرتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پرحکمت بات تعلیم القرآن کلاس کے افتتاحی اجلاس میں یہ فرمائی ہے کہ قرآن کریم صرف علم نہیں دیتا بلکہ نور دیتا ہے اس لیے جو شخص قرآن شریف کے سکھائے ہوئے اعمال بجالاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچپن سے لیکر وفات تک اپنی ساری زندگی قرآن کریم کے حسن و جمال اور اس کے فضائل و اوصاف دنیا پر دلائل قاطعہ اور نشانات قویہ سے اجاگر کرنے اور دنیا سے اس کا سکہ منوانے پر صرف فرما دی۔ اور مخالفین اور منکرین قرآن کو چیلنج پر چیلنج دے کر اس طرح عاجز کر دیا کہ ان کی زبانیں بند اور قلمیں کند و خشک ہو گئیں اور ان میں سے کوئی بھی مقابلہ کی جرأت نہ کر سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح ہوتی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔ قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو۔ قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو؟"

(کشتی نوح)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن کریم کا ایک نقطہ یا شوشہ بھی اولین و آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ کے ذرہ سے بھی نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا۔ وہ ایسا پتھر ہے کہ جس پر گرے گا اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔"

قرآن کریم کی عظمت شان کا غیر مسلموں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مشہور مستشرق مسٹر لین پول اپنی مشہور کتاب "گائیڈنس آف ہولی قرآن" میں لکھتا ہے۔

"قرآن کو حضرت محمدؐ نے ایسے نازک وقت میں دنیا کے سامنے پیش کیا جبکہ ہر طرف تاریکی و جہالت کی حکمرانی تھی۔ اخلاق انسانی کا جنازہ نکل چکا تھا اور ہر طرف بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ قرآن نے ان تمام گمراہیوں کو مٹایا جن کو دنیا پر چھائے ہوئے کئی صدیاں گزر چکی تھیں۔ قرآن نے دنیا کو اعلیٰ اخلاق کی تعلیم دی تھی۔ اگر یہ کتاب شائع نہ ہوتی تو انسانی اخلاق تباہ ہو جاتے اور دنیا کے باشندے برائے نام انسان رہ جاتے۔"

(گائیڈنس آف ہولی قرآن صفحہ ۱۲۳)

قرآن کریم کی عزت دنیا میں قائم کرنا، اس کی تعلیم کو پھیلانا اور اسی کے معارف کی اشاعت جماعت احمدیہ کا اہم فرض ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی غرض ہی خدمت قرآن بیان فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ہمیں قرآن کریم کے معارف دیکر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اسی کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے"

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۱۶۱)

آپ اپنی زندگی میں اپنے متبعین کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے رہے چنانچہ آپ کی کتب اور ملفوظات میں جا بجا ایسے ارشادات موجود ہیں جن میں جماعت کو اس فرض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے آپ کے وصال کے بعد خلفاء احمدیت نے بھی اس پر خاص طور پر زور دیا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی دن رات جھکا رہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو فتح تمہاری ہی ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی جماعت کو اس فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا:

"صرف احمدی کہلانا یا بیعت کر لینا کافی نہیں بلکہ آپ کا فرض ہے کہ قرآن کریم کی اور اسلام کی دنیا میں عزت قائم کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام کو بلند کرنیوالے ہوں۔ لیکن یہ کام ہرگز نہیں ہو سکے گا جب تک کہ دل میں اس کی محبت نہ ہو جب تک کہ قرآن پاک کا علم آپ کو حاصل نہ ہو جب تک کہ آپ اس کو کما حقہ سمجھنے والے نہ ہو اور جب تک کہ ہمیشہ اس کے متعلق غور و فکر کرنے والے نہ ہوں۔

پس جب تک آپ قرآن کریم کی عزت کو دنیا میں قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بھی اور دنیا کی نگاہ میں بھی کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے اپنی زندگی کا مقصد حاصل کرنا ہے اور اگر آپ نے اس غرض کو جس کے لیے یہ جماعت قائم کی گئی ہے۔ حاصل کرنا ہے تو ضروری ہے کہ آپ قرآن کریم سے پیار کرنے والے ہوں۔ اس طرح کہ اس کے تمام احکام پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے نور سے خود بھی منور ہوں اور پھر اس نور کی دنیا میں اشاعت بھی کریں۔"

(الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی علت غائی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیان فرماتے ہیں:۔

میرے مبعوث ہونے کی علت غائی کیا ہے؟ میرے آنے کی غرض اور مقصود صرف اسلام کی تجدید اور تائید ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ کوئی نئی شریعت سکھاؤں یا نئے احکام دوں یا کوئی نئی کتاب نازل ہو گی۔ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے تو میرے نزدیک وہ سخت گمراہ اور بے دین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن مجید خاتم الکتب ہے۔ اس میں اب ایک شعشہ یا نقطہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوضات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایات کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانہ میں تازہ بتازہ موجود ہیں۔ اور انہیں فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ جو (تعلیم) اسلام نے دی ہے اور جو کامل تعلیم ہے اسی کے بعد اور کوئی نئی تعلیم یا شریعت نہیں آ سکتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب۔

اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اس امت کے لئے مخاطبات اور مکالمات کا دروازہ کھلا ہے اور یہ دروازہ گویا قرآن مجید کی سچائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر وقت تازہ شہادت ہے۔ اور اسی کے لئے خدا تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ ہی میں یہ دعا سکھائی ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔ انعمت علیہم کی راہ کے لئے جو دعا سکھائی تو اس میں انبیاء علیہم السلام کے کمالات کے حصول کا اشارہ ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو جو کمال دیا گیا وہ معرفت الٰہی ہی کا کمال تھا۔ اور یہ نعمت ان کو مکالمات اور مخاطبات سے ملی تھی۔ اسی کے تم بھی خواہاں ہو۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم اور فرمانِ الٰہی

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۔ (بنی اسرائیل ۹،)

صبح کے وقت قرآن پڑھنا (اللہ تعالیٰ کے حضور میں) ایک مسئول عمل ہے۔

کیا آپ باقاعدہ صبح کے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں؟

قادیان میں باہر سے آنے والا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا، چھوٹی چھوٹی دوکانوں میں صبح کی نماز کے بعد دیئے جل رہے ہیں اور دوکاندار تلاوت کر رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے پورا فائدہ اُٹھانے کے لئے ترجمہ بھی ساتھ پڑھنا چاہیئے خواہ آدمی مولوی فاضل ہی کیوں نہ ہو۔

انصار اللہ کے سہ ماہی امتحان قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے میں آپ کی مدد کرتے ہیں، ان میں شرکت کیجئے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا انتظام کریں

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری کوئی انجمن ہو، اس کا پروگرام قرآن کریم ہی ہے اور جب ہرایک احمدی یہی سمجھتا ہے کہ قرآن کریم میں سب ہدایات دے دی گئی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مضر نہیں تو اس کے سوا اور کوئی پروگرام ہو ہی کیا سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ اصل پروگرام تو وہی ہے اس میں سے حالات اور اپنی ضروریات کے مطابق بعض چیزوں پر زور دے دیا جاتا ہے۔ . . . جب ہم کوئی پروگرام تجویز کرتے ہیں تو اس کے یہی معنے ہوتے ہیں کہ اس وقت یہ امراض پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے لئے یہ قرآنی نسخے ہم استعمال کرتے ہیں اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ سارا پروگرام سامنے ہو اور اس میں سے حالات کے مطابق باتیں لے لی جائیں لیکن اگر سارا پروگرام سامنے نہ ہو تو اس کا ایک نقص یہ ہوگا کہ صرف چند باتوں کو دین سمجھ لیا جائے گا۔

پس خدام الاحمدیہ کا اہم فرض یہ ہے کہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں۔ اور چونکہ یہ خدام الاحمدیہ ہیں صرف اپنی خدمت کے لئے ان کا وجود نہیں۔ اس لئے جماعت کے اندر قرآن کریم کی تعلیم کو رائج کرنا ان کے پروگرام کا خاص حصہ ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۱ر مارچ ۱۹۳۹ء)

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجالس خدام الاحمدیہ کو اپنے اپنے حلقہ میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کرنا چاہیئے اور احمدی مردوں، عورتوں اور بچوں میں اس انتظام سے فائدہ اُٹھانے کی پُرزور تحریک کرنی چاہیئے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ کارگذاری

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھجوانی بہت ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرکز کو انصار اللہ کے بارہ میں مجالس کی مساعی کا علم نہیں ہو سکتا۔ جو مجالس ایسا نہیں کرتیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ مستقل طور پر ایسا انتظام کریں کہ ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ بروقت ان کی رپورٹیں مرکز میں پہنچتی رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ہر احمدی کو "وقفِ عارضی" کی تحریک میں شامل ہونا چاہیئے

"وقفِ عارضی" کی مبارک تحریک کے متعلق سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منشاء ہے کہ ہر احمدی اس میں شامل ہو۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"مربیوں کو چاہیئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہیئے بلکہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ "وقفِ عارضی" میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان کو نبھانے کی توفیق عطا کرے۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۲۶ر اگست ۱۹۶۹ء)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت جماعت اور تعلیم قرآن مجید کی خاطر نیز اپنے نفس کی مزید اصلاح کے لئے "وقفِ عارضی" میں حصہ لیں۔ فارم دفتر سے منگوا کر پُر فرمائیں۔ دو۲ ہفتے سے لیکر چھ۶ ہفتے تک کا عرصہ وقف کیا جا سکتا ہے۔ جتنے فاصلہ پر واقف جانا چاہے اس کا تعین بھی خود کر سکتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اطفال الاحمدیہ کی عظیم ذمہ داری

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے نام اپنے پیغام محررہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۶۵ء میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کو دُنیا میں غالب کرے گا۔ اور دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گی اور یہ کام خدائے غفور و رحیم نے جماعت احمدیہ کے سُپرد کیا ہے اور آپ اس جماعت کے اطفال ہیں۔ بڑے ہو کر آپ نے تبلیغ اسلام اور قوموں کی تربیت کی ذمہ داری سنبھالنی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آپ اس عمر میں دین کی باتیں سیکھیں اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اپنے دل میں پیدا کریں۔ آپ کی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم کی گئی ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کے پروگرام میں شوق سے حصہ لیتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین"

جملہ احباب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے گھروں کے بچوں تک حضور کا یہ قیمتی پیغام پہنچا دیں اور انہیں مجلس اطفال الاحمدیہ کے پروگراموں میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لینے کی تلقین فرمائیں۔ نیز خود بھی کارکنانِ مجلس سے اس بارہ میں پورا تعاون فرمائیں تاکہ ہماری نئی نسل بہترین رنگ میں تربیت حاصل کرکے مستقبل میں عائد ہونے والی ذمہ داریاں نبھا سکے اور تا غلبۂ اسلام کے دن قریب سے قریب تر آجائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ)

اُمراءِ اضلاع سے گذارش

جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد کو بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۶۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔ امراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوائیں۔ اگر گریجوایٹ طلباء زندگی وقف کریں تو سلسلہ کے لئے زیادہ مفید ہو سکتے ہیں نیز کوشش کی جائے کہ ایسے خوشحال دوست بھی اپنے بچوں کو پیش کریں جو اپنے خرچ پر جامعہ احمدیہ میں تعلیم دلا سکیں۔ بچے نیک اور ہونہار ہوں تاکہ خوب محنت کرکے اچھے مبلغ بن سکیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ کی پُکار کا وقت وہ ہوتا ہے جب انسان کربِ عظیم کی حالت کو پہنچ جاتا ہے

اُس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے تو کیوں گھبراتا ہے میں تیرے قریب ہوں میری مدد تجھے پہنچ رہی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ فروری ۱۹۷۲ء کو خطبہ جمعہ میں مومنوں پر آنیوالے ابتلاؤں کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ زبانی دعوٰی کو نہیں مانتا زبان سے تو ہر وہ شخص جسے خدا تعالیٰ نے زبان دی ہے کوئی نہ کوئی دعوٰی کر سکتا ہے اس کے لئے دعوٰی کرنا محال نہیں ہے لیکن اس کے دعوٰی میں کہاں تک صداقت ہے یہ اس شخص کے عمل سے ثابت ہوتا ہے کیونکہ محض زبانی دعوٰی بے فائدہ ہے فلاح اور کامیابی پر منتج نہیں ہوا کرتا اِس لئے دعوٰئے ایمان بھی ہو اور عملِ صالح بھی ہو اور نیک اعمال میں پختگی بھی ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کا رشتہ بھی استوار ہو اور اس رشتہ میں وفا اور ثباتِ قدم بھی ہو۔ انسان تمام امتحانوں اور آزمائشوں پر پورا بھی اُترے تب انسان اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو حاصل کیا کرتا ہے اگر ایسا نہیں تو پھر صرف دعووں کے نتیجہ میں یہ عظیم نعمتیں کہ جن سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی نعمت نہیں، انسان کو نہیں ملا کرتیں۔

چنانچہ مومن کی جو آزمائش کی جاتی ہے اور اس کا جو امتحان لیا جاتا ہے وہ ہمیں قرآن کریم میں کئی قسم کا نظر آتا ہے قرآن کریم نے اس پر بہت روشنی ڈالی ہے مثلاً ایک امتحان قضا و قدر کی صورت میں ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک امتحان شیطانی وساوس کے مقابلہ میں کمزور ایمان والوں کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اُسوہ نہ بنانے اور پختہ ایمان والوں کا اس فتنہ کو دُور کرنے کی کوشش میں ہمیں نظر آتا ہے۔ ایک امتحان منافق کے منافقانہ حملوں کا مقابلہ کرنے میں ہمیں نظر آتا ہے ایک امتحان کافر کے اس منصوبے میں مومن کا لیا جاتا ہے کہ دشمن اسے اس دنیا میں مٹا دینا چاہتا ہے۔

چنانچہ جہاں تک اس آخری امتحان کا تعلق ہے یعنی اسلام کا دشمن، اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں کو دنیوی اور مادی طاقت کے ساتھ مٹا دینا چاہتا ہے ایسے امتحان میں (میں اکثر مثال دیا کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ کی مدد عصر کے وقت نازل ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک لمبا عرصہ ابتلاء میں، امتحان میں، دُکھ میں، کربِ عظیم میں اور مصیبت میں گزرتا ہے۔ انسان کو تکلیف سہنی پڑتی ہے۔ جان دینی پڑتی ہے یعنی جب قومی یا اجتماعی زندگی کا امتحان لیا جا رہا ہو تو ہر قسم کے دُکھ سہنے پڑتے ہیں۔ پھر یہ کربِ عظیم جب اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے اور مومن انسان کو نظر آتا ہے کہ رات کے اندھیرے سر پر آ گئے۔ دن ختم ہو رہا ہے اور خدا تعالےٰ کی مدد ہمیں نظر نہیں آ رہی۔ کیا رات کے یہ اندھیرے یہ تاریکیاں اور یہ ظلمتیں ہمیں اپنی لپیٹ میں لے لیں گی اور ہم ناکامیوں کا مُنہ دیکھیں گے؟

غرض جب تکلیف اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے تو اس وقت مومن اپنے ایمان کی پختگی سے یہ نعرہ بلند کرتا ہے مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ (البقرہ: ۲۱۵) کہ اے میرے رب! تُو نے میرا امتحان لیا اور مَیں نے اپنی طرف سے تیری راہ میں انتہائی قربانی بھی پیش کر دی اور آئندہ بھی دریغ نہیں کروں گا لیکن خواہ مَیں مر جاؤں یا مٹ جاؤں تب بھی مَیں تیری راہ میں آخری وقت تک قربانی دیتا چلا جاؤں گا۔ لیکن اے خدا! تیرے وعدے بھی تو تھے؟ کیا مَیں اپنے امتحان میں ناکام رہا؟ نہیں! مَیں اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ مَیں اس ذلت کے داغ کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر اجتماعی زندگی میں آخری آدمی بھی مارا جائے گا تو قوم کہتی ہے یا اُمّت کہتی ہے کہ مَیں تیری راہ میں قربانی دیتی چلی جاؤں گی لیکن اے خدا! اب تو رات سر پر آ گئی کیا یہ اندھیرے ہمیں نگل لیں گے؟ کیا وہ نور جس کا تُو نے وعدہ دیا ہے وہ نور ہمارے لئے ہماری راہوں کو روشن اور منوّر نہیں کرے گا؟

غرض "مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ" کی پکار کا وقت وہ وقت ہوتا ہے جب انسان کربِ عظیم کی حالت کو پہنچ جاتا ہے یعنی تکلیف اپنی انتہاء کو پہنچ جاتی ہے اور جب قربانی انتہائی طور پر پیش کر دی جاتی ہے اُس وقت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اے میرے بندے! تو کیوں گھبراتا ہے؟ مَیں نے تیرا امتحان لیا ہے۔ تُو نے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہیں دکھاؤں گا۔ تُو اپنے عہد پر قائم رہا تو مَیں اپنے عہد سے کیسے پھر جاؤں گا جو تجھ سے وعدوں والا ہوں اور تمام قدرتوں کا مالک ہوں۔ مَیں تیرے قریب ہوں میری مدد تجھے پہنچ رہی ہے۔ چنانچہ پھر کامیابی پر کامیابی حاصل ہوتی ہے"

(الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۷۲ء صـ ۱، ۲)

ضروری اطلاع

جملہ خدام کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ مرکزی امتحانات کی تاریخ ۱۴ جولائی ۱۹۷۲ء سے بڑھا کر ۱۴ اگست ۱۹۷۲ء کر دی گئی ہے اسی طرح مرکزی انعامی تحریری مقابلہ کے مقالے ۳۰ جون کی بجائے ۳۱ جولائی تک مرکز میں ارسال کئے جائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سرکاری ترجمان کے بیان پر بے لاگ تبصرہ

(بقیہ صفحہ ۲)

اخبارات نے جو حکومت کے کنٹرول میں ہیں اِس بات کو ایک اور ہی رنگ دینے کی کوشش کی ہے۔ اِن اخبارات کے ایک ہی انداز اور ایک ہی مفہوم کے اداریوں سے مترشح ہوتا ہے کہ یہ اداریے حکومت کے ایماء پر لکھے گئے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔ اگر یہ تاثر درست نہیں ہے تو پھر طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ اخبارات اپنے طور پر اس قسم کے شر انگیز بیانات اور خبریں چھاپ رہے ہیں تو حکومت کی طرف سے ان پر گرفت کیوں نہیں ہوتی۔ اور اگر یہ سب کچھ حکومت کی ایماء سے ہو رہا ہے تو پھر خود حکومت زیرِ الزام آئے بغیر نہیں رہتی کہ وہ فرقہ وارانہ تعصب اور منافرت پھیلانے والا مواد چھاپنے کی ان اخبارات کو اجازت کیوں دے رہی ہے جبکہ اس کا منصب احتساب کا ہے نہ کہ اِس قسم کی سرگرمیوں میں عملاً اشتراک کا۔

(۶) پھر سرکاری ترجمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ فسادات کے دنوں میں باقی حصّۂ ملک سے ربوہ کا مواصلاتی رابطہ منقطع نہیں کیا گیا اور یہ کہ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ چونکہ ٹیلیفون کالز کی بھرمار تھی اِس لئے کالز ملنے میں رکاوٹ واقع ہوئی یہ کہنا کہ مواصلاتی نظام جان بُوجھ کر خراب کر دیا گیا تھا درست نہیں ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ حکومت نے تحقیقات کی ہو اور وہ اِسی نتیجہ پر پہنچی ہو لیکن اِس نتیجہ کو درست تسلیم کرنے کے لئے واقعات سے اس کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ اگر اُن ایام میں ٹیلیفون کالز کی بھرمار تھی تو پھر اسی بھرمار کا یہ نتیجہ تو سمجھ میں آ سکتا ہے کہ کثرتِ کار کی وجہ سے ان ایام میں ڈیڑھ دو سو کالیں نہیں ملائی جا سکیں لیکن اس کا یہ نتیجہ نہیں نکل سکتا کہ کسی روز کالز کی بھرمار کے باعث چار یا پانچ کالز بھی نہ ملائی جا سکیں۔ ان ایام میں بعض دن ایسے بھی آئے کہ جن میں غیر ملکی ایک کال بھی نہیں ملائی جا سکی۔ یہ حقیقت ہے کہ واقعات سے تحقیقات کے نتیجہ کی تائید نہیں ہوتی۔

چونکہ سرکاری ترجمان کے بیان اور خود پاکستان کے قومی اخبارات اور بالخصوص لاہور سے شائع ہونے والے اخبارات کے طرزِ عمل میں تضاد تھا اور یہ تضاد روز بروز شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا ہے اس لئے ہم نے اِس ضمن میں یہ چند معروضات ضروری سمجھیں ورنہ ہمیں ترجمان کے بیان پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴